ISSN: 1991-7007

اورینٹل کالج میگزین

اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۹ء

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ڈاکٹر سید محمد قمر علی

جلد: ۹۴
شمارہ: ۴
شمارہ مسلسل
۳۵۴

۲۰۱۹ء/۱۴۴۱ھ

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور۔ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مندرجات

اداریہ	مدیر اعلیٰ	05
1- اختر الایمان: مختصر نظم کا شاعر	نبیل مشتاق	07
2- حسن رضا خاں کی غزل گوئی	محمد اسلم بھٹی	19
3- حبہ خاتون: عہد ساز شاعرہ	نصرت نثار	29
4- شیخ نور الدین رشیؒ کے کلام کے درخشاں پہلو	سید علی رضا	45
5- وجودیت کے تناظر میں 'سرنگ' کا مطالعہ	شائستہ شریف	57
6- عطیہ سید: اردو افسانے کی ایک توانا آواز	مجاہد حسین	81
7- فرانز کافکا اور اردو افسانہ	سید خرم شہزاد	91
8- ردِ کہانی اور ردِ تشکیل	عرفان پاشا	103
9- سید عابد علی بطور اقبال شناس	ثریا پروین	115
10- آنیماری شمل: ایک عظیم مستشرق	سہیل ممتاز خان	123

اداریہ

اورینٹل کالج میگزین ۔۲۰۱۹ء کا چوتھا شمارہ (جلد۹۴،شمارہ۴، بابت اکتوبر تا دسمبر) پیشِ خدمت ہے۔حسبِ معمول اس میں دس مقالے شامل ہیں۔

شمارے کا پہلا مقالہ اختر الایمان کی شاعری پر ہے جسے نبیل مشتاق نے لکھا ہے۔اختر الایمان کا شمار بیسویں صدی کے اہم نظم گو شاعر کے طور پر ہوتا ہے۔شاعری میں مختصر نظم ان کا خاص میدان ہے۔وہ مختصر نظموں میں ایسے مضامین بآسانی باندھ لیتے ہیں جنھیں دیگر شعرا طویل نظموں میں بھی نہیں کہہ پاتے۔مقالے میں اختر الایمان کی شاعری کا جائزہ بطور مختصر نظم گو شاعر لیا گیا ہے۔حسن رضا خاں کا تعلق برصغیر پاک وہند کے معروف علمی ومذہبی خانوادے سے تھا۔اگرچہ ان کی وجہِ شہرت نعت گوئی ہے مگر وہ غزل میں بھی رواں تھے۔ اردو کے نامور استاد شاعر داغ دہلوی سے انھیں شرفِ تلمذ حاصل تھا۔محمد اسلم بھٹی نے حسن رضا خاں کی غزل گوئی کو موضوعِ تحقیق بنایا ہے اور ان کے شعری آثار سے ثابت کیا ہے کہ ان کا کلام استاد داغ دہلوی کے ہم رنگ ہے۔شمارے کا تیسرا مقالہ نصرت نثار نے مشہور کشمیری شاعرہ حبہ خاتون پر لکھا ہے۔حبہ خاتون نے اپنے شعری ذوق اور علم وفضل کے سبب اوائل زندگی ہی میں شہرت حاصل کر لی تھی۔آخر عمر میں ان کا میلان تصوف کی طرف ہو گیا تھا۔حبہ خاتون کا درد بھرا کلام کشمیریوں بالخصوص خواتین کے احساسات کا ترجمان ہے۔ مقالے میں حبہ خاتون کی زندگی اور فن کا احاطہ کیا گیا ہے۔خطہ کشمیر میں جن صوفیائے کرام نے دینِ اسلام کے امن وآشتی پر مبنی پیغام کو پھیلایا، ان میں ایک نمایاں نام شیخ نورالدین رشیؒ کا ہے۔منفرد علمی وفکری مقام ومرتبے اور خدمات کے سبب انھیں شیخ العالم کے خطاب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ان کا کلام رزائل اخلاق کی مذمت اور اخلاقِ حسنہ کی مدح میں بھرا پڑا ہے۔سید علی رضا نے شیخ نورالدین رشیؒ کے کلام کے درخشاں پہلو پر دادِ تحقیق دی ہے۔

شمارے کا پانچواں مقالہ ارجنٹینا کے مشہور ناول نگار ارنستو سباتو کے عالمی شہرت یافتہ ناول 'سرنگ' کے مطالعہ پر مبنی ہے جس میں شائستہ شریف نے اس ناول کا جائزہ وجودیاتی تناظر میں لیا ہے۔واضح رہے کہ ناول کی ادبی اہمیت کے پیشِ نظر آصف فرخی نے اس کو اردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔مجاہد حسین نے عطیہ سید کی افسانہ نگاری کو موضوعِ تحقیق بنایا ہے۔مقالے میں عطیہ کے افسانوں کے ذریعے ان کے اسلوب

اور تکنیک کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے نیز ان کے افسانوں میں مغربی سماج کی بازگشت پر بات کی گئی ہے۔ فرانز کافکا کو اپنی زندگی میں تو کوئی مناسب پذیرائی نہ ملی مگر پسِ مرگ اس کے علامتی اسلوب نے عالمی ادب پر سب سے زیادہ اثرات مرتب کیے۔ اردو سمیت دنیا کے تمام ادبیات میں کافکا کے زیرِ اثر علامتی اسلوب پر مبنی فکشن نگاری مروج ہوئی۔ سید خرم شہزاد نے اردو افسانہ نگاروں کے ہاں کافکا سے اخذ و تاثر کی نشان دہی کی ہے۔ مغرب سے درآمدہ نت نئے ادبی رجحانوں کے تجربے اردو میں بھی کیے جاتے رہے ہیں۔ چنانچہ ردِ کہانی اور ردِ تشکیل تحریک کے زیرِ اثر اردو میں افسانہ نگاری ہوئی مگر مغلق ہونے کی بنا پر اسے خاص قبولیت حاصل نہیں ہوئی۔ عرفان پاشا نے اس تحریک کے زیرِ اثر لکھے گئے اردو افسانوں کو مرکزِ تحقیق بنایا ہے۔

اقبال شناسی کی روایت کا آغاز خود علامہ اقبالؒ کی زندگی ہی میں ہو گیا تھا۔ کلامِ اقبال کی تفہیم اور ان کے فکر و فن کی ترویج کے لیے جن شاعروں اور ادیبوں نے حصہ لیا ان میں ایک نمایاں نام سید عابد علی عابد کا ہے۔ سید صاحب عمر بھر کلامِ اقبال اور افکارِ اقبال کی اشاعت کے لیے کوشاں رہے۔ انھوں نے تحریر و تقریر سے اقبالیاتی ادب میں گراں قدر اضافہ کیا۔ ثریا پروین نے اپنے مضمون میں سید عابد علی عابد کی بطور اقبال شناس خدمات کا جائزہ لیا ہے۔ شمارے کا آخری مقالہ معروف جرمن مستشرقہ ڈاکٹر این میری شمل پر ہے جسے سہیل ممتاز خان نے لکھا ہے۔

اورینٹل کالج میگزین کے اس تازہ شمارے کے محتویات کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے ہم آپ کو دعوتِ مطالعہ دیتے ہیں۔

سید محمد قمر علی

(مدیرِ اعلیٰ)